بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انا فضل اللہ بیدہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۵ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ۱۵ اخاء ۱۳۵۹ ہش ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۳۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں کل رات دس بجے لنڈن سے آمدہ اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اور دیگر اہل قافلہ بھی بخیریت ہیں۔

حضور نے احباب جماعت کو محبت اور شفقت بھرا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ارسال کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ ۹ اکتوبر کو سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد ۱۱ اکتوبر کو واپس لنڈن تشریف لے آئے۔ احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے لمبی بابرکت عمر عطا کرے اور مقاصد عالیہ میں کامیابی سے نوازے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں انعامات اور عنایات کی آئینہ دار

سپین میں پانچ سو سال کے طویل عرصہ بعد پہلی مسجد کے سنگ بنیاد کی ایمان افروز تفاصیل

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقہ امریکہ ایشیا اور یورپ سے آئے ہوئے احباب کی موجودگی میں سنگ بنیاد رکھا

اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزانہ اور دردمندانہ دعاؤں کا پُر کیف نظارہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے سپین میں سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی تفصیل پر مشتمل قرطبہ سپین سے لنڈن مشن کی وساطت سے جو ٹیلیکس محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام بھجوائی ہے۔ اور جو آج ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو یہاں ربوہ میں موصول ہوئی اس میں کہا گیا ہے کہ:-

"تمام تعریفوں اور حمد کی مستحق اس اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات بے ہمتا ہے جس نے محض اپنے فضل و کرم سے چودھویں صدی ہجری کے اختتام پر عالم اسلام کے لئے زبردست مسرت و شادمانی کا ایک موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ یہ موقعہ جمعرات ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ساڑھے تین بجے سہ پہر اس وقت حاصل ہوا جبکہ سرزمین سپین پر پانچ سو سال کے طویل عرصہ کے بعد پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

اللہ اکبر

یہ عظیم واقعہ اس غیر معمولی انقلاب کا پیش خیمہ ہے جو کہ عالم اسلام میں رونما ہونے والا ہے۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جنوبی سپین میں مسجد کی تعمیر کے مجوزہ مقام واقع پیٹر آباد PETER ABAD پر ایک طویل سفر کے بعد پہنچے۔ مسجد کی تعمیر کی جگہ پر آپ کا استقبال مبشرین اسلام کے ایک گروپ نے کیا جو اس بابرکت تقریب میں حصہ لینے کے لئے افریقہ۔ امریکہ۔ ایشیا۔ اور یورپ کے مختلف علاقوں سے یہاں پہنچے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر اہم شخصیات کی ایک بہت بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ حضرت اقدس کی تشریف آوری کے بعد جب تک حضور اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تیاری میں مصروف رہے۔ اس دوران احباب جماعت نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں میں مشغول رہے۔ اس موقعہ پر موجود احباب نے اس بات پر انتہائی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا کہ انکو ایسے تاریخی موقعہ پر موجود رہنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ احباب نے نہایت سوز کے ساتھ یہ دعائیں میں کہ سپین کی مسجد کی تعمیر کا یہ منصوبہ اس بین الاقوامی اسلامی اخوت کے قیام کا مؤثر ذریعہ ثابت ہو جس کے قیام کے فیصلہ کا اعلان اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند مسیح موعود کے ذریعہ کرایا۔

مسجد کا محل وقوع سپین کے دارالحکومت میڈرڈ سے ۲۰۰ میل دور جنوب میں شاہراہ پر ہے۔ یہ جگہ مشہور شہر قرطبہ سے صرف چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ رقبہ جو کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی زیر ہدایت خریدا گیا ہے ڈیڑھ ایکڑ سے کچھ زائد ہے۔ مسجد کا نقشہ اور منصوبہ بھی حضور ہی کی ہدایات کی روشنی میں تیار کیا گیا جس کو بعد میں حکومت سپین کے متعلقہ اداروں سے منظور کروایا گیا۔ اس بابرکت منصوبے میں ان حکومتی اداروں کے فراخدلانہ سلوک کا اعتراف

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۱ بابت ۱۶ر جولائی ۱۹۸۰ء (قسط سوم)

زیورک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

"ہوٹل زیورک" میں ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب۔ زیورک کے میئر کیساتھ عالمی امن کے متعلق تبادلہ خیالات

سوئس ریڈیو سے تفصیلی خبر نشر ہونے کے علاوہ اخبارات میں خبروں کی بہت وسیع پیمانہ پر اشاعت

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

ایک ہفت روزہ اخبار کے ایڈیٹر کی ملاقات

ہفت روزہ اخبار "ویلٹ وخے" (WELT WOCHE) کے ایڈیٹر مسٹر ایرخ گیزلنگ MR. ERICH GYSLING نے اپنی مصروفیات کی وجہ سے پریس کانفرنس میں آنے سے معذوری کا اظہار کیا تھا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کے ازحد متمنی ہیں اس لئے انہیں اجازت دی جائے کہ وہ اپنی مصروفیت سے فارغ ہونے کے بعد مشن ہاؤس میں حاضر ہو کر حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کر سکیں۔ جب ان کی یہ درخواست حضور کی خدمت میں پیش کی گئی تو حضور نے ان سے ملاقات کرنا منظور فرمالیا۔ جب حضور بارہ بجے دوپہر پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے کے بعد مشن ہاؤس واپس تشریف لائے تو اس کے تھوڑی دیر بعد مسٹر ایرخ گزلنگ ملاقات کے لئے آگئے چنانچہ حضور نے ساڑھے بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک ان سے ملاقات فرمائی۔ ان کے متعدد سوالوں کے جواب میں حضور نے تفصیل سے واضح فرمایا کہ اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور وہ بنی نوع انسان کے مابین محبت و اخوت اور ہمدردی و مواخات کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی لئے وہ سعادت انسانی کا زبردست علمبردار ہے۔ اس کی رُو سے کسی انسان کو بحیثیت انسان کسی دوسرے انسان پر فضیلت حاصل نہیں ہے۔ ہر انسان خواہ مرد ہو یا عورت انسانیت کے اعتبار سے یکساں حقوق رکھتا ہے۔ بلحاظ حقوق انسانی وہ ان کے درمیان کسی تفریق کا روادار نہیں ہے۔

مسٹر گزلنگ کے ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے بتایا کہ پاکستان کے بعد سب سے زیادہ احمدی گھانا میں ہیں۔ وہاں کے لوگوں کے اندازے کے مطابق وہاں احمدیوں کی تعداد پانچ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ ان ممالک میں جماعت نے درجنوں ہائر سیکنڈری سکول اور ہسپتال کھول کر اور انہیں کامیابی سے چلا کر وہاں کے لوگوں کی حتی المقدور بہت خدمت کی ہے۔ اور مسلسل کر رہی ہے۔ اس پر وہاں کے لوگ جماعت کے ازحد ممنون ہیں۔ وہ جماعت کی ان خدمات کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ان کا اسلام کی طرف رجوع بڑھ رہا ہے اور اس طرح ان سب ممالک میں ترقی کی راہیں کھل رہی ہیں۔ یہ ملاقات نہایت خوشگوار ماحول میں ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

حضور کے اعزاز میں زیورک کے میئر کا استقبالیہ

شہر زیورک کے میئر جناب ڈاکٹر سگمنڈ ڈرمر کو شہر میں حضور کی تشریف آوری کا علم ہوا تو انہوں نے اہل زیورک کے نمائندہ کی حیثیت سے ۱۶ر جولائی کو ڈھائی بجے دوپہر حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا اور حضور کو دعوت دی کہ حضور ٹاؤن ہال میں تشریف لاکر استقبالیہ میں شرکت فرمائیں چنانچہ حضور ایدہ اللہ ڈھائی بجے دوپہر اہل قافلہ اور بعض مقامی احباب کی معیت میں ٹاؤن ہال میں تشریف لے گئے۔ ٹاؤن ہال کے دروازہ پر میئر موصوف کے ایک نمائندہ افسر نے حضور کا پُرتپاک استقبال کیا اور حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد حضور سے ٹاؤن ہال کی عمارت کے اندر تشریف لے چلنے کی درخواست کی چنانچہ حضور اور دیگر مہمان اس افسر کی مشایعت میں ٹاؤن ہال کے مختلف حصوں سے گزر کر ریسپشن ہال میں تشریف لائے۔

جہاں میئر موصوف نے اپنے دفتر سے تشریف لاکر اور بڑی گرمجوشی کے ساتھ حضور سے مصافحہ کر کے زیورک میں حضور کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اہل شہر کی طرف سے حضور کو خوش آمدید کہا اور حضور سے خاصی دیر باتیں کیں۔

میئر موصوف نے حضور سے موجودہ دورہ کا مقصد دریافت کرتے ہوئے فرمایا۔ غالباً آپ اپنی جماعت کے ممبران سے ملاقات کرنے کی غرض سے یورپ کے مختلف ملکوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا میرے دورہ کا ایک یہ بھی مقصد ہے اور ایک اور مقصد یہ ہے کہ میں دنیا کی قوموں اور ان کے افراد کو ایک پیغام دینے یہاں آیا ہوں۔ میں جس ملک میں بھی جاتا ہوں انہیں یہ پیغام دیتا ہوں کہ انسان، انسان سے محبت کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دو تباہ کن عالمی جنگوں سے دنیا کو اتنا سبق ضرور سیکھنا چاہیئے۔ کہ آئندہ جنگوں سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ انسان، انسان سے نفرت کرنا اور تعصب برتنا ترک کر دیں۔ اس کی بجائے وہ ایک دوسرے کا احترام کریں ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے پیش آئیں اور نوع انسان کی فلاح کو مدنظر رکھ کر ہر قدم اٹھائیں۔ حضور نے مزید فرمایا۔ اسی لئے اسلام نے اپنی تعلیم میں سب سے زیادہ زور محبت و پیار اور بے لوث خدمت پر دیا ہے اور یہ اسلام کی ایک امتیازی خوبی ہے۔ میئر موصوف نے حضور کے ارشادات کو بہت توجہ کے ساتھ سنا اور ان کی پوری پوری تائید فرمائی۔

اس کے بعد میئر موصوف نے حضور کے دورہ کا پروگرام پوچھا اور جب حضور نے انہیں بتایا کہ حضور یورپ کے علاوہ مغربی افریقہ اور امریکہ و کینیڈا بھی جا رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی جماعت تو دنیا میں بہت دُور دُور تک پھیلی ہوئی ہے اور ساتھ ہی انہوں نے جماعت کی عالمگیر حیثیت اور اس کے رفاہی کاموں اور مستقبل کے پروگراموں کی تفصیل معلوم کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس پر حضور نے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کر کے اسلام کی عالمگیر اشاعت کے نظام اور اس کے نتائج پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بالخصوص مغربی افریقہ میں جماعت کی تعلیمی اور طبی خدمات اور ان کے اثرات سے انہیں آگاہ فرمایا۔

اس تفصیل پر حیرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے میئر موصوف نے فرمایا۔ براہ کرم مجھے آگاہ فرمائیں کہ میں آپ کے نیک مقاصد میں آپ کا کس طرح اور کس رنگ میں ہاتھ بٹا سکتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ میں آپ کو اور آپ کے ذریعہ تمام اہل سوئٹزرلینڈ کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ انسان اپنے ساتھی انسانوں سے محبت کرنا سیکھیں۔ دوسرے میں آپ سے یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ فادر آف دی سٹی کی حیثیت سے اہل شہر کے ساتھ باپ کا سا سلوک کر رہے ہیں آپ بلا تفریق و امتیاز تمام اہل شہر کے ساتھ آئندہ بھی باپ کا سا ہی سلوک کرتے رہیں۔

باہمی تبادلہ خیالات کے اختتام پر میئر موصوف نے زیورک شہر کی تاریخ پر مشتمل انگریزی میں ایک ضخیم کتاب حضور کی خدمت میں پیش کی حضور نے انہیں قرآن مجید مع جرمن ترجمہ اور حضرت مسیح موعود کی پُرمعارف تحریرات کا انگریزی ترجمہ جسے "ESSENCE OF ISLAM" کے نام سے لنڈن مشن نے شائع کیا ہے۔ بطور تحفہ عطا کیا۔ ان تحائف کے تبادلہ کے بعد میئر موصوف بڑی گرمجوشی سے حضور کے ساتھ مصافحہ کر کے اور حضور کے حالیہ دورہ کی کامیابی کے متعلق نیک تمناؤں کا اظہار کر کے اپنے دفتر واپس تشریف لے گئے اور حضور ان سے رخصت ہو کر مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔ افسر تقریبات ٹاؤن ہال کے دروازہ تک حضور کے ساتھ آیا اور حضور کے موٹر کار میں سوار ہوتے پر اس نے بہت پُرتپاک طریق پر حضور کو الوداع کہا۔

۱۶ر جولائی زیورک میں حضور کے چار روزہ قیام کا آخری دن تھا۔ ان چار دنوں میں حضور نے مشن ہاؤس اور جماعت کی طرف سے دی گئی استقبالیہ تقاریب میں مختلف ملکوں کے باشندوں سے مل کر ان تک پیغام حق پہنچایا۔ نیز پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے کے علاوہ احباب جماعت کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخشا۔

اگلے روز صبح حضور فرینکفورٹ کے واپسی سفر پر روانہ ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ)

زیر عنوان قرآن مجید کی ایک نہایت ہی مہتم بالشان اور معرکۃ الآراء آیت ہے جو صرف چار لفظوں پر مشتمل ہے لیکن ان چاروں میں حقائق و دقائق کی وہ حسین و پر بہار دنیا آباد ہے جو "شانِ محمدی" کی جملہ جگمگاہٹوں کی آئینہ دار ہی نہیں بلکہ "عظمت و صداقت مصطفوی" کی بھی علمبردار ہے اور جو کوئی بھی اس حسین و پر بہار دنیا میں جھانکتا ہے۔ اس کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی وجہ تخلیق دو عالم اور سید ولد آدم ہیں اور آپ ہی اس قابل ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خاتم النبیین کے شاندار لقب سے ملقب کرتا اور آپ کو اپنا مظہر اتم اور خلیفۂ اعظم قرار دیتا اور اپنے حضور میں "قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی" کا مافوق الادراک اور ناقابلِ تصور مقام عطا فرماتا۔

ظاہر ہے کہ قرآن مجید کی یہ انتہائی پر شوکت اور معجز نما آیت ہے جو اس امر کی دعویدار ہے کہ آقائے دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وجہ تخلیق دو عالم اور سید ولد آدم ہیں چنانچہ اس دعویٰ کی صداقت میں خود حضور پر نور سرور کائنات اور فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے۔ فرمایا:۔

"بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ"

کہ میری پیدائش و بعثت کا یہ عظیم الشان مقصد ہے۔ کہ مجھ سے پہلے نبیوں نے جو مکارمِ اخلاق پیش فرمائے تھے میں ان کو ان کے انتہائی نقطۂ عروج تک لے جاؤں جس کے آگے ان کی ترقی کی کوئی گنجائش نہیں۔

ہماری گذشتہ چودہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ آقائے دو جہاں زینت کون و مکان حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق فاضلہ کی جو روشن قندیلیں فروزاں کی تھیں۔ ان کی ضیاء افروزیوں کو آج تک کسی ماہر اخلاقیات نے بھی بدف تنقید نہیں بنایا۔ جو اس امر کا درخشندہ ثبوت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان میں اپنے اخلاقِ فاضلہ کے لحاظ سے افضل و اعلیٰ تھے اور اس میدان میں دنیا کا کوئی فرد بشر بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس جب امر واقعہ یہ ہے تو ماننا پڑے گا کہ سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی وجہ تخلیق دو عالم اور سید ولد آدم ہیں۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جن کا دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا ہے اس سلسلے میں رقم فرماتے ہیں:۔

"جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ"۔ تو خلق عظیم پر ہے — اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کے انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہوگا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائل حسنہ نفس انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ نامہ نفس محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جو دوسری جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا۔

وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔

یعنی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے اور کوئی نبی تیرے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔"

(براہین احمدیہ ص۵۰۸ حاشیہ در حاشیہ ۳)

پھر تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک دوسرے مقام میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو مخاطب کر کے فرمایا اور وہ یہ ہے۔

"اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ"

یعنی تو اے نبی ایک خلق عظیم پر مخلوق و مفطور ہے یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیادت متصور نہیں۔ کیونکہ لفظ عظیم محاورہ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنی نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو مثلاً جب کہیں کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے جس قدر طول و عرض درخت میں ہو سکتا ہے وہ سب اس میں موجود ہے اور بعضوں نے کہا کہ عظیم وہ چیز ہے۔ جس کی عظمت اس حد تک پہنچ جائے کہ حیطۂ ادراک سے باہر ہو۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ ۱۷۹)

سید حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مذکورہ بالا رشحاتِ قلم سے مترشح ہے کہ آپ اس امر کو تسلیم فرماتے ہیں کہ تمام وہ اخلاقِ فاضلہ جو متفرق طور پر جملہ انبیاء علیہم السلام میں فرداً فرداً پائے جاتے ہیں۔ وہ مجموعی طور پر آقائے دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں موجود ہیں۔ لہٰذا جب حضور پر نور سب انبیاء علیہم السلام کے اخلاقِ فاضلہ کے جامع ہیں۔ تو لامحالہ آپ ان سے افضل و اعلیٰ ہیں اور چونکہ اس میدان میں آپ سے کوئی اور بڑا نہیں۔ اس لئے آپ ہی سید ولد آدم اور وجہ تخلیق دو عالم ہیں "صلی اللہ علیہ وسلم"

آیت زیب عنوان کی تفسیر میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک یہ بھی نکتہ بیان فرمایا ہے کہ چونکہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات تمام انبیاء علیہم السلام کے صدق و صفا کی مصدق اور ان کی روحانی ترقیوں کے لئے قاطع راہ ہے اور حضور پاک ان کے مکارم اخلاق کے متمم و مکمل ہیں۔ جن پر تمام کمالات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کا خاتمہ ہو گیا ہے اس لئے آپ خاتم النبیین کے عالیشان لقب کے مستحق ہیں۔

چنانچہ آپ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ایک طویل بحث فرمائی ہے جس میں یہ رقم فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء کرام کے اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے روشن نقوش کو جریدۂ عالم پر ثبت کرنے کے لئے یہ اہتمام فرماتا ہے کہ ان کی نورانی زندگی کو دو حصوں میں منقسم کرتا ہے۔ ایک حصۂ زندگی میں ان کو سخت تنگیوں اور دلدوز مصیبتوں میں سے گذارتا ہے تاکہ ان کے ان اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہو سکے جو بجز سخت تر تنگیوں اور انتہائی مصیبتوں کے اپنا جلوہ نہیں دکھا سکتے تھے۔ مثلاً مصائب و شدائد میں استقامت اور ثابت قدمی اور خدا کے لئے محبت و صدق و صفا اور اپنے مسلک کے لئے دلی لگن اور عشق و وفا وغیرہ کا اظہار ہوتا۔

اور دوسرے حصۂ زندگی میں ان کو فتح و اقبال اور دولت و اقتدار سے نوازتا ہے تاکہ ان کے ان کریمانہ اخلاق کو ظاہر کر سکے جن میں وہ طاقت رکھنے کے باوجود اپنے دشمنوں کو معاف کرتے اور ان کی خیر چاہتے ہیں اور باوجود عیش و تنعم کے سامان میسر ہونے کے وہ دنیا سے دل نہیں لگاتے

اور اپنے خدا کی رضا جوئی اور محبت
کے حصول کے لئے ہر طرح تنگی اور ترشی
میں زندگی گذارتے ہیں۔

چنانچہ حضور ان امور پر مفصل
بحث کرنے کے بعد اپنے آقا و مولیٰ
حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کے اخلاق عالیہ کو یوں خراج تحسین
ادا فرماتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس بارے میں سب سے
اوّل قدم حضرت خاتم الرّسل
محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ
وسلّم کا ہے۔ کیونکہ آنحضرت
صلّے اللہ علیہ وسلّم پر کمالِ
وضاحت سے یہ دونوں
حالتیں وارد ہو گئیں اور
ایسی ترتیب سے آئیں کہ جس
سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت
صلّی اللہ علیہ وسلّم مثل آفتاب
کے روشن ہو گئے اور مضمون
"اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ
عَظِيْمٍ" بپایۂ ثابت
پہنچ گیا۔ اور آنحضرت صلّی اللہ
علیہ وسلّم کے اخلاق کا دونوں
طور پر علیٰ وجہ الکمال ثابت
ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو
ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ آنجنابؐ
نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں
کو تصدیق کیا اور ان کا مقرب اللہ
ہونا ظاہر کر دیا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۶، صفحہ ۲۵۷ حاشیہ ۸، ۱۱)

پھر آگے چل کر حضرت مسیح ناصری
اور دوسرے انبیاء علیہم السّلام کے مکارم
اخلاق کے بالمقابل اپنے آقا و مولیٰ حضرت
محمد عربی صلّے اللہ علیہ وسلّم کے اخلاقِ فاضلہ
کو بیان کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:۔

"اخلاق آنحضرت صلّے اللہ
علیہ وسلّم کے کہ وہ صدہا
مواقع میں اچھی طرح کھل گئے
اور امتحان کئے گئے اور ان
کی صداقت آفتاب کی طرح روشن
ہو گئی اور جو اخلاق کریمہ اور
جود اور سخاوت اور ایثار
اور فتوت اور شجاعت
اور زہد اور قناعت اور اعراض
عن الدّنیا کے متعلق تھے وہ
بھی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم
کی ذات مبارک میں ایسے روشن
اور تاباں اور درخشاں ہوئے
کہ مسیح کیا بلکہ دنیا میں آنحضرتؐ
سے پہلے کوئی بھی ایسا نبی نہیں
گذرا جس کے اخلاق ایسی وضاحت

تامہ سے روشن ہو گئے ہوں
کیونکہ خدا تعالےٰ نے بے شمار
خزائن کے دروازے آنحضرتؐ
پر کھول دیئے۔ سو آنجنابؐ
نے ان سب کو خدا کی راہ میں
خرچ کیا اور کسی نوع کی تن
پروری میں ایک حبّہ بھی
خرچ نہ ہوا نہ کوئی عمارت
بنائی اور نہ کوئی بارگاہ تیار
ہوئی بلکہ ایک چھوٹے سے
کچے کوٹھے میں جس کو غریب
لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ
بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری
عمر بسر کی۔ بدی کرنے والوں
سے نیکی کر کے دکھلائی اور وہ
جو دلآزار تھے ان کو ان کی
مصیبت کے وقت اپنے
مال سے خوشی پہنچائی سونے کے
لئے اکثر زمین بستر اور رہنے
کے لئے ایک چھوٹا سا چھونپڑا
اور کھانے کے لئے نانِ جویا
ناقہ اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں
بکثرت ان کو دی گئیں۔ پر
آنحضرتؐ نے اپنے پاک ہاتھوں
کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا
اور ..... بجز اپنے مولیٰ کریم
کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا اور
ہزاروں دشمنوں کے مقابلے
پر معرکۂ جنگ میں کہ جہاں
قتل کیا جانا یقینی امر تھا خالصاً
خدا کے لئے کھڑے ہو کر اپنی
شجاعت اور وفاداری اور
ثابت قدمی دکھلائی۔ غرض
..... محبت الٰہیہ کے متعلق جو
جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند
کریم نے حضرت خاتم الانبیاءؐ میں
ایسے ظاہر کئے کہ جن کی مثل نہ کبھی
دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ
ظاہر ہو گی۔ لیکن حضرت مسیح
علیہ السلام میں اس قسم کے اخلاق
بھی اچھی طرح ثابت نہیں ہوتے
کیونکہ ..... مسیح نے اقتدار
اور دولت کا زمانہ نہیں پایا اس
لئے دونوں قسم کے اخلاق اس
کے زیر پردہ رہے ..... پس
یہ اعتراض مذکورہ بالا جو مسیح
کی ناقص حالت پر وارد ہوتا ہے
آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کی
کامل حالت سے بکلی مندفع ہو گیا
کیونکہ وجود باجود آنحضرت
صلّے اللہ علیہ وسلّم کا ہر ایک
نبی کے لئے متمّم اور مکمل ہے۔
اور اس ذاتِ عالی کے
ذریعہ سے جو کچھ امر مسیح اور
دوسرے نبیوں کا مشتبہ
اور مخفی رہا تھا وہ چمک
اٹھا اور خدا نے اس ذاتِ
مقدس پر انہی معنوں میں
وحی اور رسالت کو ختم کیا
کہ سب کمالات اس وجود
باجود پر ختم ہو گئے۔
وَهٰذَا فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۹، صفحہ ۲۶۳ حاشیہ ۱۱)

آیۂ کریمہ۔
اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ
عَظِيْمٍ۔
کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ سیدنا
حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلّم
خدا تعالےٰ کے مظہر اتم اور خلیفۂ اعظم
ہیں اور اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے
حضور میں "قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ
اَدْنٰى" کا فوق الادراک اور
ناقابلِ تصور مقام بخشا ہے جس
کے ثبوت میں حضور ایک نورانی ارشاد
گرامی موجود ہے فرمایا:۔
"تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ
اللّٰهِ۔
کہ اللہ کے اخلاق کو اپنے اندر
پیدا کرو اور یہ ظاہر بات ہے کہ
اخلاق اللہ کو ہم اس وقت تک اپنے
اندر پیدا نہیں کر سکتے جب تک
اس کے اخلاق کا بہترین نمونہ اور
خوبصورت مثال ہمارے سامنے نہ ہو گی
کیونکہ وہ دراء الورا اور غیب در غیب
ہستی ہے جس کا ادراک کسی شبری آنکھ
کے حیطۂ طاقت میں نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ کے متعلق چند ضروری ہدایات

۱۔ عید کے دن غسل کر کے حسب توفیق اچھے اور صاف ستھرے کپڑے پہنے جائیں۔ نیز عید کے دن خوشبو لگانا مسنون ہے۔

۲۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ عید کی نماز میں مردوں کے علاوہ خواتین اور بچے بھی شامل ہوں۔ خواتین اگر شرعی عذر کے باعث نماز میں شامل نہ ہو سکتی ہوں تو عیدگاہ ضرور جائیں اور کسی قریبی جگہ سے خطبہ سنیں۔

۳۔ عید کی نماز باجماعت ہی ہو سکتی ہے اکیلے پڑھنا جائز نہیں۔ اس لئے یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ نماز کے مقررہ وقت سے قبل ہی عیدگاہ پہنچ جائیں۔

۴۔ نماز عید کے لئے جاتے اور آتے ہوئے تکبیر و تحمید بلند آواز سے کی جائیں۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝

یہی تکبیریں نویں ذوالحجہ کی صبح سے تیرھویں ذوالحجہ کی عصر کی نماز تک پڑھی جائیں۔ ان اوقات کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی ان کا ورد رہنا چاہیئے۔

۵۔ نماز عید کے لئے جانے اور آنے کے لئے دو علیحدہ راستے اختیار کئے جائیں۔ یہی سنّت ہے۔

۶۔ عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی۔ تکبیر تحریمہ اور ثناء کے بعد پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔ تکبیروں کے دوران ہاتھ سینہ پر باندھنے کی بجائے کھلے چھوڑ دیئے جائیں اور ہر تکبیر کے لئے ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے جائیں۔

۷۔ نماز عید کے بعد قربانی دینا سنّت ابراہیمیؑ ہے۔ ہر ذی استطاعت شخص کو قربانی دینی چاہیئے۔ قربانی ۱۰ ذوالحجہ سے ۱۲ ذوالحجہ تک دی جا سکتی ہے۔ قربانی کے جانور بکرا، مینڈھا، دنبہ، گائے اور اونٹ ہیں جن میں کسی نوعیت کا کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیٰ کی حکمت و اہمیت

(مکرم رفیق احمد سعید صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ)

عید لفظ عود سے نکلا ہے۔ اس کے لغوی معنے بار بار لوٹنے کے ہیں۔ (خوشی کا موقعہ جو بار بار آئے) عید الاضحیٰ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو حج کی عبادات سے فراغت پانے پر آتی ہے عید الاضحیٰ کو عرف عام میں "بڑی عید" اور "بقر عید" بھی کہتے ہیں۔ عید الاضحیٰ چونکہ قربانیوں کی عید ہے اس لیے اس کا نام عید الاضحیٰ رکھا گیا۔ اضحیٰ کا لفظ عربی زبان میں اضحاۃ کی جمع ہے۔ جسطرح کہ اضاحی کا لفظ "اضحیۃ" کی جمع ہے جس کے معنی "قربانی کے جانور" ہیں۔

اسلامی اصطلاح میں عید الاضحیٰ کو یوم النحر بھی کہتے ہیں۔ جس کے معنے قربانی والے دن کے ہیں۔ حج کے موقع پر حرم کے علاقہ میں دی جانیوالی قربانیاں اور وہ قربانیاں جو حج پر نہ جا سکنے والے لوگ اپنے اپنے گھروں میں عید الاضحیٰ کے دن دیتے ہیں۔ یہ در اصل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس عظیم الشان قربانی کی یادگار کے طور پر منائی جاتی ہے جو انہوں نے اپنے عظیم باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک رؤیا کے نتیجہ میں خدائے بزرگ و برتر کے حضور پیش کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ

اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ
اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ
مَاذَا تَرٰی

(الصّٰفّٰت آیت ۱۰۳)

جس پر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اطمینان فرمانبرداری سے جواب دیا

یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ
سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔

چنانچہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنے باپ کے رؤیا کو پورا کرنے کیلئے خدا کی راہ میں قربان ہونے کیلئے تیار ہو گئے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے سب سے بڑے بیٹے کو ماتھے کے بل زمین پر لٹا لیا اور چھری گردن پر رکھنے لگے تو اس کائنات کے خالق اور رب العالمین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھری چلانے سے روک دیا اس کا ذکر قرآن پاک میں یوں آتا ہے۔

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝
وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(الصّٰفّٰت)

اور ہم نے اس یعنی ابراہیم کو پکار کر کہا اے ابراہیم! تو اپنی رؤیا پوری کر چکا۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے اس یعنی اسمٰعیل کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ سے دے دیا اور بعد میں آنیوالی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا ابراہیم پر سلامتی نازل ہوتی رہے ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اس آیت کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔ اے ابراہیم! تو اس فعل سے رک جا۔ اس سے ہمارا مقصد انسانی جان کو قربان کرنا نہیں بلکہ اس کی بجائے خدا کی راہ میں جانور کی قربانی پیش کرنا ہے چنانچہ یہ پہلا انسانی وقف تھا جو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ حضرت اسمٰعیلؑ کو اس "موت" کے بعد ایک نئی زندگی دے کر اس درخت کی تخم ریزی کرے جس سے بالآخر ہمارے سیدنا خاتم الانبیاء خیر الرسل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ ارفع وجود پیدا ہونے والا تھا۔

حج میں جو قربانی کی جاتی ہے وہ بھی دراصل اس اسماعیلؑ کی قربانی کی ایک ظاہری شکل ہوتی ہے تاکہ اس قربانی کے ذریعہ سے اس عظیم الشان اور بے نظیر قربانی کی یاد تازہ رکھی جا سکے کہ کس کے صبر طیبہ نے مکہ کی بظاہر بے آب و گیاہ اور بنجر وادی میں وہ بے مثل پھل پیدا کیا کہ جس کے دم سے دنیائے روحانی کو زندگی ملی۔ اسی وجہ سے سرور کائنات فخر موجودات عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ میں دو ذبح ہونیوالی ہستیوں کا فرزند ہوں (تاریخ الخمیس) ان دو ذبیحوں میں سے ایک تو حضرت اسماعیلؑ کا ظاہری جسم تھا جسے انہوں نے مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے کیلئے فی الواقع پیش کر دیا تھا جس کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ

اور دوسرا ذبیحہ حضرت اسماعیلؑ کی روح تھی جو خدا تعالیٰ کے حضور وقف علی الدین کے ذریعہ قربان ہوئی۔

عید الاضحیٰ کی نماز صرف ان لوگوں کے لیے مقرر ہے جو کہ حج کے لیے نہیں جا سکتے تاکہ وہ اپنی اپنی جگہ پر عید کی نماز پڑھ کر خدائے بزرگ و برتر کی راہ میں قربانیاں دے کر اس عظیم الشان قربانی کی یاد کو تازہ رکھیں جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وجود میں شروع ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں اپنی معراج کو پہنچی۔

حاجی حضرات! صرف حج کی رسومات بجا لاتے ہیں کیونکہ حج فی ذاتہ بڑی بھاری عید ہے۔ عید الاضحیٰ کی قربانی کے حکم کو بنیاد تو قرآن پاک نے

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر)

(سو تو اپنے رب کی عبادت کر اور اسی کی خاطر قربانیاں کر) اور

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۷)

فرما کر قائم کی ہے لیکن اس بنیاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور ارشادات نے اور بھی مضبوط بنا دیا ہے۔

عید الاضحیٰ کی قربانی ہر طاقت رکھنے والے مسلمان کے لیے مسنون ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں قربانی جو عید الاضحیٰ کے دن کی جاتی ہے اس میں بھی ایک پاک تعلیم ہے اگر اس میں مدنظر وہی امر ہے جو جناب الٰہی نے قرآن شریف میں فرمایا

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ
التَّقْوٰى مِنْكُمْ

قربانی کیا ہے یہ ایک تصویری زبان میں تعلیم ہے جسے جاہل اور عالم پڑھ سکتے ہیں خدا کسی کے خون اور گوشت کا بھوکا نہیں۔ وہ

"هُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ"

ہے۔ ایسا پاک اور عظیم الشان بادشاہ نہ تو کھانوں کا محتاج ہے اور نہ گوشت کے چڑھاوے اور لہو کا بلکہ وہ تمہیں سکھانا چاہتا ہے کہ تم بھی خدا کے لئے اسی طرح قربان ہو جاؤ جس طرح ادنیٰ اعلیٰ کیلئے قربان ہوتا ہے

(بدر جلد ۹ نمبر ۱ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۹ء)

قربانی کی غرض و غائیت اور اہمیت

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کی تو اس نے ہماری سنت کو پالیا۔ اس طرح مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۲ صفحہ ۴۲۱ میں یوں درج ہے

مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَّلَمْ يُضَحِّ
فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا

یعنی جو شخص مالی طاقت رکھنے کے باوجود قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے

ایک مرتبہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضورؐ سے عرض کی حضور

مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ؟

یہ عید کی قربانیاں کیسی ہیں

فرمایا

سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۝

یہ تمہارے جد امجد ابراہیمؑ کی جاری کردہ سنت ہے

صحابہ نے عرض کی کہ حضورؐ اس میں ہمارے فائدہ کی کیا بات تو فرمایا

بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ

یعنی قربانی کیے جانے والے جانور کے جسم کا ہر بال قربانی کرنے والے کیلئے ایک نیکی ہے جو اسے اجر پانے کا مستحق بنا دے گی

حضرت عائشہ سے روایت ہے

کہ حضورؐ نے فرمایا

"مَا مِنْ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ" (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

یعنی خدا کی نظر میں عید الاضحیٰ کے دن انسان کا کوئی بھی فعل خدا کو خون بہانے یعنی قربانی کے جانور کو ذبح کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پیش کرے اور یہی وہ سبق ہے جو عید الاضحیہ ہمیں سکھلاتی ہے چنانچہ دیکھ لو جب ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے تو گو وہ خود اس جنگل سے باہر چلے گئے لیکن ان کی قربانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنی بیوی اور [illegible] بچے کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور بیوی کی یہ قربانی تھی کہ اس نے اپنے خاوند کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور اپنے بیٹے کا دکھ دیکھا اور بیٹے کی قربانی یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے جنگل میں بس گیا جہاں دور دور تک انسان نظر نہیں آتا تھا اور اس نے نہ صرف خود پیاس اور بھوک کی تکلیف اٹھائی بلکہ ماں اور باپ کا دکھ بھی دیکھا پس وہ قربانی کسی ایک فرد کی نہیں تھی جو ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ کر کی بلکہ درحقیقت وہ سارے خاندان کی قربانی تھی میں سمجھتا ہوں کہ اگر فی الواقع آج ہر مسلمان ان معنوں میں عید منانے لگ جائے اور وہ بکری اور دنبوں کی قربانی کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے بیٹوں کی قربانی بھی کرنے لگ جائے تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کر سکتی"

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۵۶ء)

حضرت مسیح موعود خطبہ الہامیہ میں قربانی کی غرض و غائیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"پس اے عقلمندو! اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی پس یہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں کی اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی اور اس کیلئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیمؑ کے لیے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا اور اس کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے جو پرہیزگاروں کا امام اور انبیاء کا خاتم ہے اشارہ کیا ہے اور فرمایا کہ وہ خدا کے بعد سب چیزوں سے زیادہ تر سچا ہے۔ یہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں"

(خطبہ الہامیہ)

حضرت مسیح موعود نے ایک اور مرتبہ فرمایا:۔

"ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو یہی اسلام ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لیے مجھے بھیجا گیا ہے .... اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک انسان خدا تعالیٰ کے سامنے غیرت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عید نہ کرے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی نہ رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہے گا۔

ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ آپ بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہو گئے اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیمؑ بنائے پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیے کہ ابراہیمؑ بنے

(الحکم ۲۷ مئی ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد سوم ص ۱۸۹)

اللہ تبارک تعالیٰ ہمیں عید الاضحیٰ کی حقیقت اور صحیح غرض و غائیت سمجھنے کی توفیق دے اور صحیح رنگ میں عید منانے کی توفیق دے اور حضرت ابراہیمؑ جیسا عزم اور حضرت اسماعیل جیسی فرمانبرداری عطا فرمائے آمین ثم آمین

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے"

فضل عمر درس القرآن ۱۹۸۰ء کا اضافی نتیجہ

نتیجہ سولھویں فضل عمر درس القرآن کلاس منعقدہ ۱۹۸۰ء کے معیار اول میں دفتر کی غلطی کے سبب سوئم پوزیشن حاصل کرنیوالی ایک طالبہ کا اعلان نہ ہو سکا اب ترمیم شدہ نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

طالبات معیار اول از ربوہ

					حاصل کردہ نمبر
سوئم	رول نمبر ۵	طیبہ چیمہ صاحبہ	محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ		۹۱/۱۰۰
چہارم نمبر ۱	" ۲۸	فرحت تنویر صاحبہ	"	"	۸۸/۱۰۰
چہارم نمبر ۲	" ۱۹	راشدہ اشرف صاحبہ	" دار الصدر شرقی	"	۸۸/۱۰۰

طالبات معیار اول بیرون ربوہ

چہارم نمبر ۱	رول نمبر ۹۹	بشریٰ سید صاحبہ	کھاریاں	۸۷/۱۰۰
چہارم نمبر ۲	" ۸۸	عطرت رخسانہ	سیالکوٹ	۸۷/۱۰۰

اسی طرح طلبہ کے معیار اول میں بھی ایک اور پوزیشن یعنی چہارم کا اضافہ کیا گیا ہے جسکے مطابق اضافی نتیجہ حسب ذیل ہے۔

طلباء معیار اول ربوہ و بیرون ربوہ

چہارم	رول نمبر ۵۳۰	حبیب الرحمان صاحب زیروی لاہور	۸۵/۱۰۰

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

لجنہ نواب شاہ کا مقامی اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ نواب شاہ کا پہلا مقامی اجتماع ۲۶ ستمبر کو ہوا تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد صدر لجنہ مکرمہ منصورہ خان صاحبہ نے مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اجلاس اول میں ناصرات کے معیار دوم کے حسن قرأت کے مقابلہ میں ۹ بچیوں اور حفظ قرآن کے مقابلہ میں ۶ بچیوں نے حصہ لیا تقریری مقابلہ معیار اول میں ۵ بچیوں اور معیار دوم میں ۷ بچیوں نے حصہ لیا دوسرے اجلاس میں لجنات کے تقریری مقابلہ میں ۹ ممبرات نے حصہ لیا پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات و ناصرات اور دوران سال اچھا کام کرنیوالی عہدیداران میں ۶۰ کے قریب انعامات تقسیم کیے ایک ممبر کو تین بچوں کو قرآن شریف اور قاعدہ پڑھانے پر خصوصی انعام دیا گیا اجتماع میں ۷۵ ممبرات نے شرکت کی۔

دعا اور عہد نامہ کے بعد کُلُوْا جَمِیْعًا کے ساتھ اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کا تقریری مقابلہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر انصار کا تقریری مقابلہ ہوگا۔ تقریری مقابلہ کے لیے حسب ذیل عناوین مقرر ہیں۔ مقابلہ میں حصہ لینے کے خواہشمند دوست حسب ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر وقت کی رعائت کیساتھ تقریر کر سکیں گے۔ زعماء/زعماء اعلیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کے حصہ لینے والے انصار کے نام اجتماع سے قبل دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

عناوین

۱۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

۲۔ امام مہدی کا مقام

۳۔ مقام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح اول کی نظر میں

۴۔ صلح حدیبیہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

گم شدگی رسید بک

رسید بک نمبر ۷۷۴۲ مجلس خدام الاحمدیہ قائمقام زعیم حلقہ اورنگی ٹاؤن سے گم ہو گئی ہے۔ یہ رسید بک قائد صاحب اورنگی ٹاؤن کی عطیہ سالانہ اجتماع ضلع کراچی ۸۰ء وصول کرنے کے لیے جاری کی گئی تھی۔ اس رسید بک پر کوئی خادم چندہ نہ دے۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۱۱:-

میں بشریٰ رفیق زوجہ محمد رفیق خالصاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳-B-۹۳ ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے
(۲) سلائی مشین مالیتی ۳۷۰/- روپے
(۳) سونا بصورت زیورات چھ تولہ قیمت ۷۰۰/- روپے

تفصیل زیورات
۱- انگوٹھی دو عدد وزنی تولہ ۳
۲- پینڈل دو زنی ایک تولہ (۴) چوڑیاں چار عدد وزنی ۳ تولہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- بشریٰ رفیق مکان نمبر ۹۳ بلاک B/۳ ٹاؤن شپ سکیم لاہور
گواہ شد:- عبداللطیف ابن مولوی محمد اسماعیل صاحب وصیت نمبر ۱۱۲۵ B-۱۶/۱۲۲ ٹاؤن شپ سکیم لاہور۔
گواہ شد:- محمد رفیق خان خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۴۵۱۲:-

میں محمودہ بیگم زوجہ حمید احمد صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت معلمہ عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۸/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- محمودہ بیگم ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ پرائمری سکول بشیر آباد۔
گواہ شد:- محمد انور نسیم مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد۔
گواہ شد:- ماسٹر ریاض احمد بشیر آباد ضلع حیدر آباد۔ وصیت ۱۸۲۳۹

مسل نمبر ۲۴۵۱۳:-

میں حفیظ بی بی بیوہ محمد جمیل صاحب قوم کمبوہ پیشہ درزی عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ونیکے بردڈ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی دو ہزار روپے تقریباً۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار آمد بصورت سلائی مشین ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- حفیظہ بی بی بیوہ محمد جمیل صاحب ساکنہ حافظ آباد ونیکے روڈ وارڈ ۲ حافظ آباد۔
گواہ شد:- غلام احمد ولد نور علی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد۔
گواہ شد:- شریف احمد ولد میاں نور محمد صاحب وصیت ۱۹۶۳۱۔

مسل نمبر ۲۴۵۱۴:-

میں صوبیدار محمد شریف ولد راجہ اللہ دتہ صاحب قوم چیب راجپوت پیشہ فوجی پنشنر عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۰ میٹن آباد ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زرعی رقبہ دس کنال مالیتی ۱۷۵۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے سالانہ آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- صوبیدار محمد شریف ولد راجہ اللہ دتہ صاحب چک ۲۰ میٹن آباد ۰۵ م خاص تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
گواہ شد:- نصیر احمد شاد ولد پیر بدی نواب دین صاحب چک ۲۰ ۰۵ م خاص برانشہ ملکوال ضلع گجرات۔
گواہ شد:- محمد رفیق ولد یوسف شاہ صاحب چک ۲۰ میٹن آباد ۰۵ م خاص ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۴۵۱۵:-

میں سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد شریف قوم چیب راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۰ میٹن آباد ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) دس کنال زرعی رقبہ مالیتی ۱۷۵۰۰/- روپے۔
(۲) حق مہر ایک ہزار روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے تین صد روپے سالانہ آمد بصورت زمینداری ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- سعیدہ بیگم زوجہ صوبیدار چوہدری محمد شریف صاحب چک ۲۰ میٹن آباد ضلع گجرات
گواہ شد:- نصیر احمد شاد ولد چوہدری نواب دین صاحب بمقام چک ۲۰ میٹن آباد ضلع گجرات
گواہ شد:- صوبیدار محمد شریف صاحب ولد اللہ صاحب خاوند موصیہ

سپین میں سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد

(بقیہ صفحہ اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ نے بھی کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس موقعہ پر دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اہلِ سپین کو اپنی ہر قسم کی برکات سے نوازے اور اپنی آسمانی رحمت اور فضل سے اُس راستے کی طرف راہ نمائی فرمائے جو کہ اُس ذاتِ پاک کی طرف لے جانے والا ہے۔

اس موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارک پر عمل کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے اعلان فرمایا کہ اس جگہ پر اللہ کا جو گھر بنایا جائے گا وہ ان تمام لوگوں کے لئے کھلا ہوگا جو کہ خدائے واحد کی عبادت کرنے کے لئے اس میں داخل ہونا چاہیں گے۔ آپ نے اس پر زور دیا کہ اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور یہ ہدایت دیتا ہے کہ اس کا پیغام پُرامن طریقوں سے پہنچایا جائے۔ آپ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا کہ خدا تعالےٰ کا یہ گھر ہر شخص کو ہمیشہ یہ یاد دلاتا رہے گا کہ انسان اللہ تعالےٰ کا رضا حاصل کرے۔ اور اس سے تعلق قائم کرے۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضور نے لمبی پُرسوز دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اس جگہ کے قیام کے مقاصد پورے کرے۔ حضور اللہ تعالےٰ کی عظمت اور حمد کے ذکر میں دیر تک مصروف رہے۔ سپین کی سرزمین میں سات سو سال کے بعد پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے سے جس انقلاب کا آغاز ہوا ہے اس کے پیش نظر دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایت پر مختلف جگہوں پر قربانیاں دیں اور بطور خیرات رقوم تقسیم کیں۔ اور اس تاریخی موقعہ پر اپنی خوشی کا اظہار کرنے کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام احبابِ جماعت نے اس تاریخی اہمیت کے انتہائی بابرکت موقعہ پر اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے اپنے محبوب امام کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کی۔ اس موقعہ پر حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔"

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تاریخی تقریب کو اسلام کی عظمت رفتہ کے سب سے پُرشوکت نشان یعنی سرزمین سپین میں ایک دفعہ پھر توحید خالص اور رسالت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کا ذریعہ بنائے اور سپین کی بھٹکی ہوئی پیاسی روحوں کو ہدایت کی راہ دکھائے۔ آمین

دعا کی عاجزانہ درخواست

خاکسار کی ایک بیٹی عزیزہ بدر النساء کو اس کے شوہر عزیزم محسن اقبال صاحب کے پاس سیرالیون میں بھجوایا جا رہا ہے۔ جہاں عزیز موصوف مجلس نصرت جہاں کے تحت ایک سکول واقعہ کبالہ (سیرالیون مغربی افریقہ) میں ٹیچر ہیں۔ عزیزہ کی گود میں ایک شیر خوار بچہ ہے۔ اور سفر کی طوالت بھی ظاہر ہے۔ قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت تمام انہیں منزل مقصود پر پہنچائے آمین

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل)

جلسہ سالانہ کے دن قریب

آرہے ہیں احباب چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

فوری ضرورت مالی و بیلداران

نصرت آباد فارم فضل بھمبھر ضلع تھرپارکر سندھ یہ باغ کی ترقی کے لئے ایک تجربہ کار مالی اور دو مستقل بیلداران کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ علاوہ رہائش دیگر مراعات حسب دستور دی جائیں گی

درخواست دہندہ مقامی امیر یا صدر صاحب کی تصدیق ہمراہ لائیں اور سیٹھ عزیز احمد صاحب مختار عام نصرت آباد فارم ضلع تھرپارکر سندھ یا مصطفےٰ احمد خان ۲/۲ شبیر روڈ لاہور کینٹ سے بالمشافہ بات کریں یا بذریعہ خط و کتابت رابطہ پیدا کریں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تقریب شادی

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد اسد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی شادی ۲۱ ستمبر بروز اتوار عمل میں آئی۔ پہلے بارات مورد گئی۔ جہاں محترم عمر علی صاحب طاہر مربی سلسلہ نے مکرم حاجی کریم بخش صاحب کے مکان پر عزیزم کا نکاح ہمراہ عزیزہ بدر النساء صاحبہ بنت مکرم عبد الوارث صاحب چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔ اسی روز شام کو بارات واپس آئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت والا ثابت ہو۔ آمین ثم آمین

عبد الہادی ساجد

قمر آباد ضلع نواب شاہ سندھ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

BABY GROWTH COURSE

(۱) بھوک اور ہاضمہ کے لئے	APPETIZER	10 CAPS
(۲) افزائش خون کے لئے	BLOOD TONIC	90 TABS
(۳) ہڈیوں کی نشوونما کے لئے	BONE TONIC	90 TABS

قیمت ایک ماہ کورس ۱۵/- روپے ڈاک خرچ -/۵ روپے

کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ ۔ فون ۶۰۶/۶۰۶

ضرورت باورچی

کراچی میں گھریلو کھانے پکانے کے لئے ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ پاکستانی کھانے پکانے میں مہارت رکھنے والے خانساماں حضرات فوری طور پر امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب جمعہ کی تصدیق کے ساتھ رجوع فرمائیں۔ اوقات صبح نو بجے سے شام ۳ بجے

بشیر احمد برادرز پی۔ آئی۔ اے G6A گولبازار ربوہ